لبیک یا حسینؑ

خطیب انقلاب مولانا سید حسن ظفر نقوی، کراچی

عزادارن حسینؑ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاشورہ محرم گذر گیا مگر اس مرتبہ اس شان سے گذرا کہ تاریخ نے دیکھ لیا کہ عزادارن حسینؑ کس طرح سے اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں وہ عہد جو عزاداروں نے مادر حسینؑ سے کیا ہے، وہ عہد جو عزاداروں نے اپنے سید و سردار حسین مظلومؑ سے کیا ہے، وہ عہد جو ماتم داروں نے شہداء کربلاؑ کے ساتھ کیا ہے۔

مظفر آباد سے لے کر کربلائے کراچی تک شیعیانِ حیدر کرارؑ نے اپنے لہو میں غرق ہو کر عزائے حسینؑ کو اپنے لہو کی لالی عطا کر دی۔

ہمارا سلام ہو اُن علمداروں پر جنھوں نے زخموں سے چور چور ہو کر بھی علم حضرت عباس علمدارؑ کو جھکنے نہیں دیا، ساری دنیا گواہ ہے کہ جب کراچی میں یزیدی باقیات نے جلوسِ عاشورا پر بھیانک حملہ کیا تو ایک علم بھی علمداروں نے جھکنے نہیں دیا۔

ہمارا سلام ہو ان عزاداروں اور ماتمی دستوں پر جن کا راستہ روکنے کے لئے یہ بھیانک حملہ کیا گیا تھا مگر حسینؑ کے ان جاں نثاروں کے پائے ثبات میں ہلکی سی بھی لغزش نہیں آئی۔ یہ عزادار اپنی لاشیں اٹھاتے رہے، زخمی اٹھاتے رہے مگر جلوس عزا نہ رکنے پایا اور تاریخی تزک و احتشام کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچا۔

عزاداران حسینؑ! یہ مختصر تحریر ایک تاریخی دستاویز کے طور پر پیش کر رہا ہوں اسے محفوظ رکھئے گا یہ صدیوں بعد بھی کام آئے گی اس تحریر میں ان حقائق سے پردہ اٹھا رہا ہوں جن پر متعصب انتظامیہ پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے اور ہمیشہ کی طرح مظلوم پر ہونے والے ظلم کو اپنی مرضی کا رخ دینے کی کوشش کر رہی ہے تا کہ ہم پر ہونے والے ظلم کو لوگ بھول کر دوسرے مسائل میں الجھ جائیں۔

۱۰ ارمحرم بروز عاشورہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۸ ر دسمبر ۲۰۰۹ء صبح ساڑھے آٹھ بجے نشتر پارک میں مجلس عاشورہ کا انعقاد ہوتا ہے بعد مجلس لاکھوں عزادار نشتر پارک سے ایم۔اے۔ جناح روڈ پر جلوس کی صورت میں آتے ہیں جلوس میں داخلے کے لئے سخت انتظامات ہیں کہ کوئی لائٹر بھی لے کر جلوس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ نمائش جہاں سے ایم۔اے۔ جناح روڈ کا آغاز ہوتا ہے اس کے دونوں طرف پلازے، پٹرول پمپ، سنیما اور مختلف مکاتبِ فکر کی مساجد موجود ہیں جلوس آگے بڑھ رہا ہے صدر کی طرف جو کراچی کا سب سے بڑا بلکہ شاید پاکستان کا سب سے بڑا بازار ہے جلوس کا اگلا حصہ صدر سے مڑتا ہے تبت سینٹر کی طرف جہاں امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے جوان عزاداروں کے لئے نماز ظہرین کا انتظام کرتے ہیں تقریبا ۲ بجے نماز ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ صدر میں پاکستان کی سب سے بڑی الیکٹرانک مارکیٹ اور تبت سینٹر پر پاکستان کی سب سے بڑا اسپیئر پارٹس کی مارکیٹ ہے۔ ۳ بجے کے بعد جلوس تبت سینٹر سے آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے، سعید منزل، ریڈیو پاکستان، اردو بازار، جامع کلاتھ مارکیٹ، عید گاہ کلاتھ مارکیٹ اس کے علاوہ دونوں طرف ہزاروں دکانیں اور درجنوں پلازے۔

اب چار بج رہے ہیں جلوس کا اگلا حصہ لائٹ ہاؤس کے قریب ہو رہا ہے اور باقی جلوس جس میں لاکھوں عزادار ماتم و نوحہ

میں مشغول ہیں وہ پیچھے ہے اور بندر روڈ، تبت سینٹر، صدر کھچا کھچ عزاداروں سے بھرا ہوا ہے آخری سرا ابھی نمائش پر ہے۔

چارنج کر تیرہ منٹ پر لائٹ ہاؤس کے سامنے جلوس کے اگلے حصے میں جہاں آگے آگے اسکاؤٹس ہیں اور ان کے بالکل پیچھے علم اور شبیہیں ہیں۔

اچانک بائیں جانب دھماکہ ہوا انسانی اعضاء فضاؤں میں بکھرنے لگے۔ مگر ساری دنیا کے میڈیا نے دکھایا علمداروں نے علم جھکنے نہیں دیئے لمحوں میں یہ خبر جلوس کے آخر حصے تک پہنچ گئی۔

مگر یہ کیا جلوس تو پانچ کلومیٹر پیچھے تک پھیلا ہوا تھا یہ ساری آگ صرف ڈینسو ہال سے بولٹن مارکیٹ تک کیوں لگی؟ اب میں اسی سوال کا جواب آپ کو دینے جارہا ہوں۔

جب دھماکہ ہوا اسکاؤٹس اور دیگر مومنین لاشیں اٹھانے اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے میں لگ گئے مگر چند منٹ کے اندر اندر کچھ لوگ آگے بھاگتے نظر آتے رہے جن کے ہاتھوں میں پٹرول کے ڈبے، کیمیکل، فاسفورس اور سریے ہتھوڑے ہیں اور یہ گروہ جن میں اکثر منہ پر ڈھاٹے باندھے ہوئے ہیں اچانک ہی دوکانوں اور مارکیٹ پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔

عزادار مسلسل جلوس آگے بڑھا رہے ہیں جیسے ہی عزادار بولٹن مارکیٹ پر پہنچتے ہیں جہاں سے جلوس حسینیہ ایرانیان جانے کے لئے دائیں طرف مڑتا ہے اچانک ہی سامنے ٹاور کی طرف سے ان پر فائرنگ شروع کردی جاتی ہے تاکہ انھیں بولٹن مارکیٹ کے پاس ہی روک دیا جائے اور بولٹن مارکیٹ جس میں آگ لگ چکی تھی وہ سارا الزام ان عزاداروں پر تھونپ دیا جائے۔

اب میں آپ کے سامنے اور ہر باشعور اور صاحب انصاف شخص کے سامنے چند سوالات رکھتا ہوں جس کے بعد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا۔

(۱) اگر یہ گھراؤ جلاؤ عزاداروں نے کیا تھا تو پھر سارا جلوس جو بندر روڈ، صدر، تبت سینٹر اور نمائش تک موجود تھا اس نے وہاں گھراؤ جلاؤ کیوں نہیں کیا؟ اگر وہ چاہتے تو کیا کلاتھ مارکٹیں، الیکٹرونک مارکٹیں، اسپئیر پارٹس کی مارکٹیں، سنیما، پٹرول پمپس کچھ محفوظ رہ سکتا تھا؟ مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ عزادار اُن راستوں سے گزشتہ ۶۰ سال سے جارہے ہیں اور وہاں کے عوام اور ان کے جان و مال ہمیشہ محفوظ رہے ہیں۔

(۲) ڈینسو ہال اور بولٹن مارکیٹ کے علاقے کے علاوہ عزاداروں نے وہیں پر موجود میونسپل کارپوریشن، سٹی کورٹس، مساجد اور مدارس کو کیوں نظرانداز کیا؟

(۳) فول پروف انتظامات کے دعویدار اچانک سڑکیں چھوڑ کر کہاں فرار ہوگئے؟

(۴) CCPO نے فوراً بیان داغ دیا کہ خودکش حملہ ہے اور جس سر کو خودکش حملہ آور کا سر قرار دیا وہ ایک اسکاؤٹس کا بدن نکلا جس کے گھر کے دیگر چار افراد بھی شہید ہوئے اس اسکاؤٹ کا نام ہے مزمل شاہ۔

(۵) شہید عبدالرزاق جو رینجرز کا سپاہی ہے اس کے لئے ستارہ جرأت کا اعلان کیا گیا کہ وہ خودکش حملہ آور سے لپٹ گیا تھا اور ۳۱؍دسمبر، ۱۳؍محرم کے اخبارات میں .I.G سندھ کا بیان چھپتا ہے کہ اسے خودکش حملہ کہنا قبل از وقت ہے؟

(۶) .D.I.G ساؤتھ ۱۳؍دسمبر کو یہی بیان دہراتے ہیں کہ ابھی تک ثابت نہیں ہوسکا ہے کہ یہ خودکش حملہ تھا یا ریموٹ حملہ؟ (اس وقت بھی جب میں یہ تحریر کررہا ہوں چینلز پر .D.I.G کا یہی بیان چل رہا ہے۔)

(۷) بولٹن مارکیٹ اور دیگر تاجر تنظیمیں اعلان کرتی ہیں کہ ہمیں مارکیٹ اور دکانیں شفٹ کرنے کے نوٹس جاری کئے گئے تھے اور ہم اس پر راضی نہیں تھے۔

(۸) مختلف تاجر تنظیموں کے متضاد بیان آنا شروع ہوجاتے ہیں تاجروں کی تنظیمیں ایک دوسرے کے خلاف بیان

دیناشروع کردیتی ہیں؟

(۹) لیکن ایک تاجر بھی عزاداروں پر الزام نہیں لگاتا بہرحال اس برادری کا اربوں روپئے کا نقصان تو ہوا ہے نا؟

یہاں ہم اپنی تاجر برادری کو بھی یہ یقین دلا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے شہداء کے غم میں آپ کے نقصانات کو نہیں بھولے ہیں ہم آپ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور اگر آپ نے قبول کیا تو ہم اپنی ملت میں آپ کے لئے Fund Raising (فنڈ ریزنگ) مہم چلانے کو بھی تیار ہیں۔

عزادارنِ حسینؑ! حقیقت یہی ہے کہ ہماری عزاداری کو ایک بھیانک سازش کو عمل درآمد کرنے کے لئے چارا بنانے کی کوشش کی گئی۔ تاکہ ایک تیر سے کئی شکار کئے جائیں آپ نے دیکھ لیا کہ فوراً ہی ایک ناصبی ٹولہ جلوسوں کو رکوانے کی صدائیں بلند کرنے لگا یہ وہی ٹولہ ہے جو روز ملک میں کہیں نہ کہیں دھرنے دیتا ہے ریلیاں نکالتا ہے اور پورے پاکستان کو ڈسٹرب رکھتا ہے خاص طور پر کراچی سے ان کو خدا واسطے کا بیر ہے کیونکہ انھیں کراچی اور کراچی والوں سے کوئی ہمدردی نہیں بس یہ اپنی سیاسی مخالفتوں اور نفرتوں کا بخار کراچی سے نکالنا چاہتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہمارے زخموں پر مرہم رکھا جاتا، انتظامیہ نے اپنے شیطانی مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمارے زخموں پر نمک پاشی شروع کردی بجائے اس کے کہ ہماری قوم جس آگ میں جل رہی ہے اسے بجھانے کی کوشش کی جاتی اس پر اور مزید تیل چھڑکا جانے لگا اور آج یہ کوئی نئی بات نہیں ہوئی کہ ہم گذشتہ تیس سال سے دیکھ رہے ہیں کہ گھر ہمارے جلتے ہیں اور سزائیں بھی ہمیں ملتی ہیں مساجد اور امام بارگاہیں ہماری جلیں کوڑے بھی ہمیں ہی مارے جاتے ہیں جنازے ہمارے ہم اٹھاتے رہے اور خفیہ ہاتھ ہمارے جنازوں کو سبوتاژ کر کے ہمیں تخریب کار بنا کر پیش کرتے رہے لیکن اب ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا ملت جعفریہ پاراچنار سے کراچی تک بیدار ہو چکی ہے ان سازشوں نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں آج تک دشمن ہمارے آپس کے اختلافات سے فائدہ اٹھاتا رہا ہے اب ایسا نہیں ہوگا کراچی ہو یا پاراچنار، مظفرآباد ہو یا کوئٹہ، ڈیرہ اسماعیل خان ہو یا ہنگو شیعیانِ حیدر کرارؑ بیدار ہو چکے ہیں۔

اے عزادارانِ فرزندِ زہراؑ اپنی صفوں سے کالی بھیڑوں کو نکال دیجئے کسی کو اختلافی بات نہ کرنے دیجئے آج ہر عالم، ہر خطیب اور ہر ذاکر کی ذمہ داری ہے کہ جس ذکر حسینؑ نے انھیں عزت وشہرت کی معراج دی ہے اور جو چاہا وہ دیا ہے اس ذکر حسینؑ کی خاطر حق نمک ادا کرے ہر مجلس میں ملت پر ہونے والے مظالم اور زیادتیوں کا تذکرہ کرے آج تمام بانیانِ عزا پر لازم ہے کہ اپنی مجالس میں پڑھنے والوں کو پابند کریں کہ وہ قوم میں حوصلہ اور جذبہ بیدار کریں اور آپس کے اختلافات کو منبر کی زینت نہ بنائیں ہمیں اس وطن عزیز میں عزت و وقار کے ساتھ رہنا ہے تو سوائے متحد ہونے کے اور کوئی راستہ نہیں صرف ہم نہیں آج ہمارا پورا ملک دہشت گردوں کے ہاتھوں خطرات کا شکار ہے اور فتنہ وفساد کے جہنم کی طرف ڈھکیلا جارہا ہے آیئے عہد کیجئے کہ اپنے شہداء کے خون کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے دشمنان دین اور دشمنان پاکستان کی ہر چال کو ناکام بنادیں گے اور خون کے آخری قطرے تک پرچم عباسؑ کو بلند رکھیں گے۔

زمانہ مانگ رہا ہے ثبوتِ عشقِ حسینؑ
لہو سے کاٹیں گے شمشیر لکھ دیا جائے
ستم گروں کی کلائی مروڑنے کے لئے
جبینِ وقت پہ شبیرؑ لکھ دیا جائے

والسلام
یا علیؑ مدد
حسن ظفر نقوی

❁❁❁